

یسوع مسیح کا مکاشفہ - نمبر چار

یسعیاہ چالیس

Jeff Pippenger

2023-10-23

یسوع مسیح کے مکاشفہ کا وہ پیغام جس کی مہر کھولی جا رہی ہے، اس میں اُس عبرانی لفظ کی شناخت شامل ہے جس کا ترجمہ 'سچائی' کیا جاتا ہے، جو دیگر باتوں کے علاوہ مسیح کے کردار کو 'الفا اور اومیگا' کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ کسی چیز کی ابتدا کا اُس کی انتہا کی نمائندگی کرنا پوری بائبل میں سرایت کیے ہوئے ہے، اور مسیح کا کردار بائبل میں ظاہر ہے، کیونکہ وہ کلام ہے۔ 'الفا اور اومیگا' مسیح کے کردار کا وہ پہلو ہے جس کی نشاندہی خود اُس نے کی، بطور اس امر کے ثبوت کے کہ وہ خدا ہے۔

اشعیا کا باب چالیس ایک نبوی بیانیہ کی ابتدا کی نشان دہی کرتا ہے جو کتاب اشعیا کے اختتام تک، یعنی باب چھیاسٹھ، جاری رہتی ہے۔ یہ اُس بھیجے ہوئے تسلی دہندہ کی شناخت سے آغاز کرتا ہے، جس کا وعدہ مسیح نے اپنی رخصتی کے باعث انہیں تسلی دینے کے لیے شاگردوں سے کیا تھا، لیکن تسلی دہندہ کی آمد، جیسے تمام نبوتیں، آخری ایام میں اپنی کامل تکمیل پاتی ہے۔ اشعیا اور یسوع کی جانب سے تسلی دہندہ کی آمد کی نشاندہی ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کی اُس مایوسی کی طرف اشارہ کرتی ہے جو 18 جولائی 2020 کو رونما ہوئی۔

تاہم میں تم سے سچ کہتا ہوں؛ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ میں چلا جاؤں، کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دہندہ تمہارے پاس نہ آئے گا؛ لیکن اگر میں چلا جاؤں تو میں اسے تمہارے پاس بھیجوں گا۔ اور جب وہ آئے گا تو وہ دنیا کو گناہ، راستبازی اور عدالت کے بارے میں قائل کرے گا۔ یوحنا 16:7، 8۔

"گناہ، راستبازی، اور عدالت" وہ امور ہیں جن کے وسیلے سے تسلی دہندہ دنیا کو "ملزم ٹھہرائے گا"۔ "ملزم ٹھہرانا" ترجمہ کیے گئے لفظ میں "قائل کرنا" کا مفہوم بھی شامل ہے۔ "گناہ، راستبازی اور عدالت" کے یہ تین مراحل اُس عبرانی لفظ کی نمائندگی کرتے ہیں جس کا ترجمہ "سچائی" ہے۔ یہ لفظ عبرانی حروف تہجی کے پہلے، تیرھویں اور آخری حرف سے مرکب ہے، اور یہ اس حقیقت کی نمائندگی کرتا ہے کہ ہر چیز کے خالق اول و آخر ہیں، یعنی الفا اور اومیگا۔ جب تسلی دہندہ مایوس ایک لاکھ چوالیس ہزار کے پاس آئے گا، تو وہ انہیں، اور پھر دنیا کو بھی، قائل کرے گا کہ خدا الفا اور اومیگا ہے۔

تسلی دو، تسلی دو میری قوم کو، تمہارا خدا فرماتا ہے۔ یروشلیم سے دلجوئی کی باتیں کرو اور اس سے پکار کر کہو کہ اس کی مشقت پوری ہو گئی ہے، اس کی بدی معاف ہو گئی ہے، کیونکہ اس نے اپنی سب خطاؤں کے بدلے خداوند کے ہاتھ سے دوچند پایا ہے۔ بیابان میں پکارنے والے کی آواز: خداوند کی راہ تیار کرو، ہمارے خدا کے لیے بیابان میں شاہراہ سیدھی کرو۔ ہر وادی بلند کی جائے گی، اور ہر پہاڑ اور ٹیلہ پست کیا جائے گا؛ اور ٹیڑھی راہیں سیدھی، اور ناہموار جگہیں ہموار کی جائیں گی۔ اور خداوند کا جلال ظاہر ہوگا، اور سب بشر یکجا اسے دیکھیں گے، کیونکہ خداوند کے منہ نے یہ فرمایا ہے۔ اشعیا 40:1-5۔

یہ عبارت آخری ایلیاہی قاصد کے کام کی نشاندہی کرتی ہے، اس قاصد کی جس کی مثال ولیم ملرنے دی، اور ولیم ملر کی مثال یوحنا پیتسمہ دینے والے نے دی، اور یوحنا کی مثال ایلیاہ نے دی، اور جیسے ملاکی نے اس قاصد کے طور پر شناخت کیا تھا جو عہد کے قاصد کے لیے راہ تیار کرتا ہے۔ آخری ایلیاہی تحریک میں، جب خداوند تسلی دہندہ کو بھیجتا ہے تاکہ اُن لوگوں کو تقویت دے جو مایوس ہو چکے ہیں

اور توقف کے زمانے میں خداوند کے منتظر ہیں، تو "خداوند کا جلال ظاہر ہوگا، اور سب بشر اسے ایک ساتھ دیکھیں گے۔" "جلال" سے مراد خداوند کا کردار ہے، اور یسوع مسیح کا مکاشفہ اُس کے کردار کے اُس عنصر کی مہر کشائی ہے جو "الفا اور اومیگا" کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ ابتدائی پانچ آیات کے بعد، "بیابان میں پکارنے والے کی آواز" خدا سے پوچھتی ہے، "میں کیا پکاروں؟"

آواز نے کہا، پکارو۔ اور اُس نے کہا، میں کیا پکاروں؟ تمام بشر گھاس ہیں، اور ان کی ساری رونق میدان کے پھول کی مانند ہے: گھاس سوکھ جاتی ہے، پھول مرجھا جاتا ہے: کیونکہ خداوند کی سانس اس پر چلتی ہے: یقیناً لوگ گھاس ہیں۔ گھاس سوکھ جاتی ہے، پھول مرجھا جاتا ہے: لیکن ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم رہے گا۔ اشعیا 40:6-8۔

مسیح کے کردار کا وہ پیغام، جسے الفا اور اومیگا کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اسلام کی رمزیت کے اندر رکھا گیا ہے۔ حزقی ایل باب سینتیس میں مردہ ہڈیوں کی وادی کو پہلے یکجا کیا جاتا ہے، اور پھر چاروں ہواؤں کے نبوی پیغام سے اسے زندگی بخشی جاتی ہے۔

فرشتے چار ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں، جن کی تمثیل ایک غضبناک گھوڑے سے کی گئی ہے جو آزاد ہو کر چھوٹ نکلنے اور ساری زمین کے چہرے پر یلغار کرنے کو ہے، اپنے راستے میں تباہی اور موت لیے ہوئے۔

کیا ہم ابدی عالم کے عین کنارے پر سو جائیں؟ کیا ہم بے حس، سرد اور مردہ ہو جائیں؟ اے کاش کہ ہماری کلیسیاؤں میں خدا کی روح اور اس کی سانس اس کی قوم میں پھونکی جائے، تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور زندہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ راستہ تنگ ہے اور دروازہ بھی تنگ ہے۔ لیکن جب ہم اس تنگ دروازے سے گزرتے ہیں تو اس کی وسعت کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ مینوسکرپٹ ریلیز، جلد 20، 217۔

بائبل کی پیشین گوئی کے مطابق غضب ناک گھوڑا اسلام ہے۔ یہ غضب ناک گھوڑا تباہی کے اپنے کام سے روکا ہوا ہے، جیسا کہ مکاشفہ باب سات میں چار فرشتوں کے ذریعے چار ہواؤں کو تھامے رکھنے سے ظاہر کیا گیا ہے۔ انہیں اس وقت تک روکے رکھا گیا ہے جب تک ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر نہ کر دی جائے۔

اور ان باتوں کے بعد میں نے زمین کے چار کونوں پر کھڑے چار فرشتوں کو دیکھا، جو زمین کی چار ہواؤں کو تھامے ہوئے تھے، تاکہ ہوا نہ زمین پر چلے، نہ سمندر پر، نہ کسی درخت پر۔ اور میں نے ایک اور فرشتے کو مشرق کی طرف سے ابھرتا ہوا دیکھا، جس کے پاس زندہ خدا کی مہر تھی، اور اُس نے بلند آواز سے ان چار فرشتوں سے کہا جنہیں زمین اور سمندر کو نقصان پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا: جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں کی پیشانیوں پر مہر نہ لگا دیں، زمین کو نقصان نہ پہنچاؤ، نہ سمندر کو، نہ درختوں کو۔ مکاشفہ 7:1-3۔

چار ہواؤں کا روکے جانا اس بات کی نمائندگی کرتا ہے کہ خدا کے لوگوں کی مہر بندی مکمل ہونے تک اسلام کی روک تھام کی جا رہی ہے۔ کتاب مکاشفہ میں اسلام کو سات نرسنگوں کے آخری تین کے طور پر، اور تین وائے کے طور پر بھی پیش کیا گیا ہے۔

اور میں نے دیکھا اور سنا کہ ایک فرشتہ آسمان کے بیچوں بیچ اڑتا ہوا بلند آواز سے کہہ رہا تھا: افسوس، افسوس، زمین کے رہنے والوں پر ان باقی نرسنگوں کی آوازوں کے باعث جو ان تین فرشتوں کے ہیں جو ابھی نرسنگا پھونکنے کو ہیں! مکاشفہ 8:13

تین ہائے کے نرسنگوں کو متعارف کرانے کے بعد، یوحنا باب نو میں اسلام کی خصوصیات کی نشاندہی کرتا ہے۔ باب نو کی آیت چار میں اسلام کو ایک حکم دیا جاتا ہے، جو ابوبکر کی تاریخ میں پورا ہوا، جو محمد کے بعد پہلے رہنما تھے۔

اور انہیں حکم دیا گیا کہ وہ زمین کی گھاس کو نقصان نہ پہنچائیں، نہ کسی سرسبز چیز کو، نہ کسی درخت کو؛ بلکہ صرف ان لوگوں کو جن کی پیشانیوں پر خدا کی مہر نہیں ہے۔ مکاشفہ 9:4۔

یوریاہ سمتھ نے ابوبکر کا چوتھی آیت سے تعلق واضح کیا۔

محمد کی وفات کے بعد، سن 632ء میں ابوبکر نے کمان سنبھالی، جنہوں نے، جیسے ہی اپنے اقتدار و حکومت کو بخوبی قائم کر لیا، عرب قبائل کو ایک گشتی خط روانہ کیا، جس میں سے درج ذیل اقتباس ہے:

'جب تم خداوند کی لڑائیاں لڑو تو مردوں کی طرح اپنے آپ کو ثابت کرو، اور پیٹھ نہ پھیرو؛ لیکن اپنی فتح کو عورتوں اور بچوں کے خون سے داغدار نہ ہونے دو۔ کھجور کے درخت تباہ نہ کرو، اور غلے کے کھیت نہ جلاؤ۔ کسی بھی پھل دار درخت کو نہ کاٹو، اور مویشیوں کو کوئی نقصان نہ پہنچاؤ، سوائے ان کے جنہیں تم کھانے کے لیے ذبح کرتے ہو۔ جب تم کوئی عہد یا معاہدہ کرو تو اس پر قائم رہو، اور اپنے قول کے سچے رہو۔ اور جب تم چلو گے تو تمہیں کچھ مذہبی اشخاص ملیں گے جو صومعوں میں گوشہ نشین رہتے ہیں اور اسی طریقے سے خدا کی خدمت کا ارادہ رکھتے ہیں؛ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینا، نہ انہیں قتل کرنا اور نہ ان کے صومعے تباہ کرنا۔ اور تمہیں ایک اور قسم کے لوگ بھی ملیں گے جو شیطان کے کنیسے سے تعلق رکھتے ہیں، جن کے سر منڈے ہوئے ہوتے ہیں؛ ان کی کھوپڑیاں ضرور چیر دینا، اور انہیں پرگز امان نہ دینا جب تک وہ یا تو مسلمان نہ ہو جائیں یا جزیہ نہ ادا کریں۔' یوریاہ سمتھ، ڈینیئل اینڈ دی ریویلیشن، 500۔

یوریاہ سمتھ آگے چل کر لوگوں کے دو طبقوں کی نشاندہی کرتے ہیں، جن میں تمیز کرنا ان اسلامی مجاہدین کے ذمے تھا جنہیں ابوبکر نے روم کے خلاف جنگ کے لیے بھیجا تھا۔ ایک طبقہ وہ کیتھولک راہب تھے جو اتوار کے دن عبادت کرتے تھے؛ اور دوسرا طبقہ وہ لوگ تھے جو ساتویں دن عبادت کرتے تھے۔ اسلام کو صرف سورج پرستوں پر حملہ کرنا تھا۔ ہماری بحث کے لیے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ انسان، چاہے اتوار رکھنے والے ہوں یا سبت رکھنے والے، علامتی طور پر گھاس، سبزہ اور درختوں کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ ساتویں باب میں چار ہواؤں کو اس وقت تک گھاس پر چلنے سے روکے رکھا گیا جب تک سبت رکھنے والوں پر مہر نہ لگ گئی۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کا قاصد خدا سے پوچھتا ہے، "میں کیا پکاروں؟" اسے بتایا گیا کہ اس کا پیغام یہ ہو کہ خدا کا کلام قائم و دائم ہے، اور اس پیغام کو اُس پس منظر میں رکھنا تھا جس میں گھاس پر چلنے والی ہوا کا ذکر ہے۔ جب تسلی دینے والا ان ایک لاکھ چوالیس ہزار کے پاس بھیجا جاتا ہے جنہیں اسلام کے بارے میں ایک ناکام پیشگوئی کے باعث مایوسی ہوئی ہے، اور جو بعد ازاں یہ پہچانتے ہیں کہ وہ دس کنواریوں کی تمثیل کے تاخیر کے زمانے میں ہیں، تو تسلی دینے والا انہیں بتاتا ہے کہ جو پیغام انہیں پیش کرنا ہے وہ بائبل کی پیشگوئیوں میں اسلام کے کردار کا پیغام ہے۔ تاخیر کے زمانے کی تاریخ میں تسلی دینے والے کی آمد انہیں قائم کر دیتی ہے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، اے آدمزاد، اپنے پاؤں پر کھڑا ہو، اور میں تجھ سے کلام کروں گا۔ اور جب اُس نے مجھ سے کلام کیا تو روح مجھ میں داخل ہوئی اور مجھ میرے پاؤں پر کھڑا کر دیا، اور میں نے اس کی آواز سنی جو مجھ سے کلام کر رہا تھا۔ حزقی ایل 1:2، 2۔

جب انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو وہ کھڑے ہوں گے۔

اور لوگوں، قبیلوں، زبانوں اور قوموں میں سے لوگ ان کی لاشوں کو تین دن اور آدھا دیکھیں گے، اور ان کی لاشوں کو قبروں میں رکھنے نہ دیں گے۔ اور زمین کے رینے والے ان پر خوشی منائیں گے اور شادمانی کریں گے اور ایک دوسرے کو تحفے بھیجیں گے، کیونکہ ان دو نیوں نے زمین کے رینے والوں کو ستایا تھا۔ اور تین دن اور آدھے کے بعد خدا کی طرف سے زندگی کی روح ان میں داخل ہوئی اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے؛ اور جو انہیں دیکھ رہے تھے ان پر بڑا خوف طاری ہو گیا۔ مکاشفہ

کھڑے ہونے اور پھر بطور پرچم بلند کیے جانے کے دو مراحل کا بیان حزقی ایل نے باب سینتیس میں بھی کیا ہے۔ حزقی ایل کے پہلے مرحلے میں مایوسی کی وادی میں موجود مردہ خشک ہڈیوں کے جسمانی حصے اکٹھے کیے جاتے ہیں۔ حزقی ایل کا دوسرا مرحلہ چار ہواؤں کا پیغام ہے، جو مہر بندی کا پیغام ہے، جو اسلام کا پیغام ہے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، اے آدمزاد، کیا یہ ہڈیاں زندہ ہو سکتی ہیں؟ میں نے جواب دیا، اے خداوند خدا، تو ہی جانتا ہے۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، ان ہڈیوں پر نبوت کر، اور ان سے کہہ، اے سوکھی ہڈیو، خداوند کا کلام سنو۔ یوں خداوند خدا ان ہڈیوں سے فرماتا ہے: دیکھو، میں تم میں سانس ڈالوں گا اور تم زندہ ہو جاؤ گے۔ اور میں تم پر پٹھے چڑھاؤں گا، اور تم پر گوشت اگا دوں گا، اور تمہیں کھال سے ڈھانک دوں گا، اور تم میں سانس ڈالوں گا، اور تم زندہ ہو جاؤ گے؛ اور تم جان لو گے کہ میں خداوند ہوں۔ چنانچہ میں نے ویسی ہی نبوت کی جیسا مجھے حکم دیا گیا تھا؛ اور جب میں نبوت کر رہا تھا تو ایک آواز ہوئی، اور دیکھو، ایک جنبش ہوئی، اور ہڈیاں آپس میں مل گئیں، ہر ہڈی اپنی ہڈی کے ساتھ۔ اور میں نے دیکھا کہ ان پر پٹھے اور گوشت چڑھ آیا، اور کھال نے انہیں اوپر سے ڈھانک لیا؛ لیکن ان میں سانس نہ تھی۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، ہوا پر نبوت کر؛ نبوت کر، اے آدمزاد، اور ہوا سے کہہ، یوں خداوند خدا فرماتا ہے: اے سانس، چاروں ہواؤں سے آ، اور ان قتل شدگان پر پھونک مار تاکہ یہ زندہ ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے ویسی ہی نبوت کی جیسا اُس نے مجھے حکم دیا تھا، اور سانس اُن میں داخل ہوا، اور وہ زندہ ہو گئے، اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے، ایک نہایت بڑی فوج۔ حزقی ایل 37:3-10

اشعیاء کے اس مقام میں، جس پر ہم اس وقت غور کر رہے ہیں، جب تسلی دہندہ آتا ہے تو وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ایک علم کی مانند ایک بلند پہاڑ پر بلند کیے جاتے ہیں اور 'خوشخبری' کی منادی کرتے ہیں، جو 'آخری بارش'، یعنی تیسرے فرشتے کا پیغام ہے۔

اے صیون جو خوشخبری سناتی ہے، اونچے پہاڑ پر چڑھ جا؛ اے یروشلم جو خوشخبری سناتی ہے، اپنی آواز زور سے بلند کر؛ اسے بلند کر، خوف نہ کہا؛ یہوداہ کے شہروں سے کہہ، دیکھو، تمہارا خدا! دیکھو، خداوند خدا زور اور ہاتھ کے ساتھ آئے گا اور اس کا بازو اس کے لیے حکومت کرے گا؛ دیکھو، اس کا اجر اس کے ساتھ ہے اور اس کی مزدوری اس کے آگے آگے ہے۔ وہ چرواہے کی مانند اپنے ریوڑ کی گلہ بانی کرے گا؛ وہ بروں کو اپنے بازو سے جمع کرے گا اور انہیں اپنی آغوش میں اٹھائے گا اور دودھ والیوں کو آپستگی سے لے چلے گا۔ کس نے پانیوں کو اپنی ہتھیلی کے کھوکھلے میں ناپا اور آسمان کو بالشت سے ماپا اور زمین کی خاک کو ایک پیمانے میں سمیٹا اور پہاڑوں کو ترازو میں اور ٹیلوں کو میزان میں تولتا؟ کس نے روح خداوند کی راہنمائی کی، یا اس کا مشیر ہو کر اسے تعلیم دی؟ اس نے کس سے مشورہ کیا، اور کس نے اسے ہدایت کی، اور راہ انصاف میں اسے تعلیم دی، اور اسے علم سکھایا، اور اسے فہم کی راہ دکھائی؟ دیکھو، قومیں بالٹی کی ایک بوند کے مانند ہیں اور ترازو کی باریک گرد کے برابر گنی جاتی ہیں؛ دیکھو، وہ جزیروں کو نہایت چھوٹی چیز کی مانند اٹھا لیتا ہے۔ اور لبنان جلانے کے لیے کافی نہیں، اور اس کے حیوانات سوختنی قربانی کے لیے کافی نہیں۔ سب قومیں اس کے سامنے کچھ بھی نہیں؛ وہ اس کے نزدیک عدم سے بھی کم اور باطل سمجھی جاتی ہیں۔ یسعیاہ 40:9-17.

جو اپنی قبروں سے نکل آئے ہیں، انہیں ایک علم کے طور پر بلند کیا جاتا ہے، یا جیسا کہ یسعیاہ بیان کرتا ہے، انہیں 'ایک بلند پہاڑ' پر لے جایا جاتا ہے۔ بلند پہاڑ ہی وہ علم ہے، اور یہ اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو خداوند کا انتظار کر رہے تھے، اُس ٹھہراؤ کے زمانے میں جو 18 جولائی 2020 کی پہلی مایوسی سے شروع ہوا۔

ایک کی ڈانٹ سے ایک ہزار بھاگ جائیں گے؛ پانچ کی ڈانٹ پر تم بھاگو گے، یہاں تک کہ تم پہاڑ کی چوٹی پر ایک مشعل اور ٹیلے پر ایک جھنڈے کی مانند باقی رہ جاؤ۔ اور اس لیے خداوند انتظار کرے گا تاکہ وہ تم پر فضل کرے، اور اس لیے وہ سر بلند ہوگا تاکہ وہ تم پر رحم کرے، کیونکہ خداوند عدالت کا خدا ہے؛ مبارک ہیں وہ سب جو اس کے منتظر ہیں۔ یسعیاہ 30:17، 18۔

مکاشفہ باب گیارہ میں علم کو آسمان پر اٹھا لیا جاتا ہے۔

اور انہوں نے آسمان سے ایک بڑی آواز سنی جو ان سے کہتی تھی، یہاں اوپر آؤ۔ اور وہ بادل میں آسمان پر چڑھ گئے، اور ان کے دشمنوں نے انہیں دیکھا۔ اور اسی گھڑی ایک بڑا زلزلہ آیا، اور شہر کا دسواں حصہ گر پڑا، اور اس زلزلے میں آدمیوں میں سے سات ہزار ہلاک ہوئے، اور باقیوں نے ڈر کر آسمان کے خدا کو جلال دیا۔ مکاشفہ 11:12، 13۔

مکاشفہ باب گیارہ نشاندہی کرتا ہے کہ دو گواہ زلزلے کی اسی گھڑی آسمان پر اٹھا لیے جاتے ہیں۔ وہ زلزلہ جس کی تکمیل ماضی میں فرانسیسی انقلاب سے ہوئی، اتوار کے قانون کے وقت ریاستہائے متحدہ کے الٹ جانے کی تمثیل ہے۔ لہذا اتوار کے قانون کے وقت علم بلند کیا جاتا ہے، اور پھر یہی علم تمام دنیا کو 'خوشخبری' سناتا ہے۔

اے دنیا کے سب رینے والو اور زمین پر بسنے والو، جب وہ پہاڑوں پر علم بلند کرے تو دیکھو، اور جب وہ نرسنگا پھونکے تو سنو۔ یسعیاہ 18:3

علم "خوشخبری" کا اعلان کرے گا جب "نرسنگا" پھونکا جائے گا۔ مکاشفہ میں نرسنگے کا آخری پیغام ساتواں نرسنگا ہے، جو تیسرا افسوس ہے، اور وہ اسلام ہے۔ اشعیا، یوحنا اور حزقی ایل سب آخری ایام کے بارے میں بات کر رہے ہیں، اور وہ کبھی ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کرتے۔

خدا کی مہر اتوار کے قانون کے وقت خدا کے لوگوں پر لگائی جاتی ہے۔

ہم میں سے کوئی بھی خدا کی مہر نہ پائے گا جب تک ہمارے کردار پر ایک بھی دھبہ یا داغ باقی ہو۔ یہ ہم پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ ہم اپنے کردار کی خامیوں کو دور کریں، روح کے پیکل کو ہر ناپاکی سے پاک کریں۔ پھر پچھلا مینہ ہم پر اسی طرح برسے گا جس طرح ابتدائی مینہ یوم پنتیکست کے دن شاگردوں پر برسنا...

اے بھائیو، تم تیاری کے عظیم کام میں کیا کر رہے ہو؟ جو لوگ دنیا کے ساتھ مل رہے ہیں وہ دنیاوی قالب اختیار کر رہے ہیں اور نشان حیوان کے لیے تیاری کر رہے ہیں۔ جو اپنے آپ پر بھروسا نہیں کرتے، جو خدا کے حضور فروتنی اختیار کرتے ہیں اور سچائی کی اطاعت سے اپنی جانوں کو پاک کرتے ہیں۔ یہ آسمانی قالب قبول کر رہے ہیں اور اپنی پیشانیوں پر خدا کی مہر کے لیے تیاری کر رہے ہیں۔ جب فرمان جاری ہوگا اور مہر ثبت کی جائے گی، ان کا کردار ابد تک پاک اور بے داغ رہے گا۔ ٹیسٹیمینیز، جلد 5، 214-216۔

اگرچہ فرمان اتوار کے قانون کے وقت نافذ کیا جاتا ہے، مگر جو لوگ مہر حاصل کریں گے ان کے پاس مہر کے لیے تیار شدہ سیرت اتوار کے قانون سے پہلے ہی ہونی چاہیے، کیونکہ اتوار کا قانون وہ بحران ہے جس کی طرف خدا کے کلام میں مذکور تمام بحران آگے اشارہ کرتے ہیں۔ یہ دس کنواریوں کی تمثیل میں آدھی رات کا "بحران" یا "پکار" ہے۔

کردار ایک بحران سے آشکار ہوتا ہے۔ جب آدھی رات کو ایک پرائر آواز نے اعلان کیا، 'دیکھو، دولہا آ رہا ہے؛ اس کے استقبال کو باہر نکلو،' تو سوئی ہوئی کنواریاں نیند سے جاگ اٹھیں، اور معلوم ہو گیا کہ کس نے اس موقع کے لیے تیاری کر رکھی تھی۔ دونوں فریق غافل پکڑے گئے، مگر ایک ہنگامی حالت کے لیے تیار تھا اور دوسرا بے تیاری پایا گیا۔ کردار حالات سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہنگامی حالات کردار کا اصل جوہر آشکار کر دیتے ہیں۔ کوئی اچانک اور غیر متوقع مصیبت، سوگ یا بحران، کوئی بے

خبری میں لاحق ہونے والی بیماری یا کرب—کوئی ایسی چیز جو جان کو موت کے روبرو کر دے—کردار کی حقیقی اندرونی کیفیت کو نمایاں کر دیتی ہے۔ تب یہ ظاہر ہو جائے گا کہ خدا کے کلام کے وعدوں پر واقعی ایمان ہے بھی یا نہیں۔ یہ بھی آشکار ہو جائے گا کہ جان فضل کے سہارے قائم ہے یا نہیں، اور یہ کہ چراغ کے ساتھ برتن میں تیل ہے یا نہیں۔

"آزمائش کے اوقات سب پر گزرتے ہیں۔ خدا کی آزمائش اور پرکھ میں ہم اپنا طرز عمل کیسا رکھتے ہیں؟ کیا ہمارے چراغ بجھ جاتے ہیں، یا ہم انہیں اب بھی جلائے رکھتے ہیں؟ کیا ہم اس کے ساتھ اپنے تعلق کی بدولت، جو فضل اور سچائی سے معمور ہے، پر ہنگامی حالت کے لیے تیار ہیں؟ پانچ عقلمند کنواریاں اپنا کردار پانچ احمق کنواریوں کو منتقل نہ کر سکیں۔ کردار ہمیں بطور افراد خود تشکیل دینا پڑتا ہے۔" ریویو اینڈ پیرالڈ، 17 اکتوبر، 1895۔

سمجھدار کنواریوں کو پکار بلند ہونے سے پہلے ہی تیل کی ضرورت تھی، کیونکہ جب نصف شب کا بحران آ پہنچتا ہے تو تیل حاصل کرنے کے لیے بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔

مایوسی، جنگ اور خونریزی کی ایک روح کارفرما ہے، اور یہ روح وقت کے بالکل خاتمے تک بڑھتی جائے گی۔ جیسے ہی خدا کے لوگ اپنی پیشانیوں پر مہر کیے جائیں — یہ کوئی ایسی مہر یا نشان نہیں ہے جو نظر آ سکے، بلکہ سچائی میں جم جانا ہے، ذہناً بھی اور روحانیتاً بھی، تاکہ وہ متزلزل نہ ہو سکیں — جیسے ہی خدا کے لوگ مہر کیے جائیں اور ہلچل کے لیے تیار ہو جائیں، وہ آ جائے گی۔ شک، وہ تو پہلے ہی شروع ہو چکی ہے؛ خدا کے فیصلے اب اس سرزمین پر ہیں، تاکہ ہمیں تنبیہ ملے، اور ہم جان لیں کہ کیا آنے والا ہے۔ مسودات کی اشاعتیں، جلد 1، صفحہ 249۔

خدا کی مہر سچائی میں راسخ ہو جانا ہے، عقلی اور روحانی دونوں اعتبار سے۔ وہ مہر دیکھی نہیں جا سکتی، مگر نشان دکھائی دے گا، کیونکہ دنیا کو خبردار کرنے کا یہی واحد طریقہ ہے۔ لہذا ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے جب مہر نظر نہیں آتی؛ اس کے بعد اتوار کے قانون کا وقت آتا ہے، جہاں مہر کا نظر آنا لازم ہو جاتا ہے۔

روح القدس کا کام یہ ہے کہ وہ دنیا کو گناہ، راستبازی، اور عدالت کے بارے میں قائل کرے۔ دنیا کو صرف اسی وقت خبردار کیا جا سکتا ہے جب وہ اُن لوگوں کو دیکھے جو سچائی پر ایمان رکھتے ہیں، سچائی کے وسیلہ مقدس ٹھہرائے گئے ہیں، بلند و مقدس اصولوں پر عمل کرتے ہیں، اور نہایت بلند انداز میں اُن لوگوں کے درمیان حد فاصل ظاہر کرتے ہیں جو خدا کے احکام کو مانتے ہیں اور اُن کے درمیان جو انہیں اپنے پاؤں تلے روندتے ہیں۔ روح کی تقدیس اس فرق کو نمایاں کرتی ہے جو اُن کے درمیان ہے جو خدا کی مہر رکھتے ہیں اور اُن کے درمیان جو ایک جعلی آرام کے دن کی پابندی کرتے ہیں۔ جب آزمائش آئے گی تو یہ بات صاف ظاہر ہو جائے گی کہ نشان حیوان کیا ہے۔ وہ اتوار کی پابندی ہے۔ جو لوگ سچائی سن لینے کے بعد بھی اس دن کو مقدس سمجھتے رہتے ہیں، وہ مرد گناہ کی چھاپ رکھتے ہیں جس نے وقتوں اور شریعت کو بدلنے کا ارادہ کیا تھا۔ بائبل ٹریننگ اسکول، 1 دسمبر، 1903۔

اتوار کے قانون سے پہلے جس مہر کا حاصل کرنا ضروری ہے، وہ مسیح کے کردار کی مکمل نشوونما ہے، اور وہ فرشتوں کے سوا کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔ اتوار کے قانون کے وقت جو مہر دیکھی جاتی ہے وہ اُن لوگوں پر ہوتی ہے جو ساتویں دن کے سبت کی پابندی کرتے ہیں، کیونکہ یہی خدا کے لوگوں کی مہر یا نشان ہے۔

تو بھی بنی اسرائیل سے یوں کہہ کہ یقیناً تم میرے سبتوں کو مانو، کیونکہ یہ میرے اور تمہارے درمیان نسل در نسل ایک نشان ہے، تاکہ تم جان لو کہ میں خداوند ہوں جو تمہیں مقدس کرتا ہوں۔ خروج 31:13

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی 18 جولائی 2020 کو شروع ہوئی، اور اسے اتوار کے قانون سے پہلے مکمل ہونا ضروری ہے۔

اے دنیا کے سب رینے والو اور زمین پر بسنے والو، جب وہ پہاڑوں پر علم بلند کرے تو دیکھو، اور جب وہ نرسنگا پھونکے تو سنو۔ یسعیاہ 18:3

وہ سات گرجیں جن پر سے اب مہر ہٹا دی گئی ہے، یہ واضح کرتی ہیں کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ ایک ایسے پیغام کی منادی کا کام ہے جو تیسری ہائے کے نرسنگے کی تنبیہ کے پس منظر میں رکھا گیا ہے۔ بائبل کی نبوت میں اسلام کا نرسنگا اسی علم کے ذریعے پھونکا جاتا ہے جو قبر سے اٹھا کر بلند کیا گیا ہے۔

ہر اصلاحی لائن کے چار سنگ میل، جو 1840 سے 1844 کی تاریخ کے چار سنگ میل کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہر اصلاحی لائن کے چاروں مراحل ہمیشہ ایک ہی موضوع کے حامل ہوتے ہیں۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں پہلا سنگ میل، جس کی نمائندگی 1840 تا 1844 نے کی، 11 ستمبر 2001 کو پیغام کی تقویت تھا۔ وہ سنگ میل اسلام تھا۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی متوازی تاریخ کا دوسرا سنگ میل 18 جولائی 2020 کی مایوسی تھا۔ وہ سنگ میل اسلام کی ایک پیش گوئی تھی جو وقت کے اطلاق کے سبب بگڑ گئی تھی۔ تیسرا سنگ میل، جو آدھی رات کی پکار کو نشان زد کرتا ہے، اسلام کی ناکام پیش گوئی کی تصحیح ہے۔ یہ تصحیح وقت کے اطلاق کے رد کی نمائندگی کرتی ہے۔ چوتھا سنگ میل اتوار کا قانون ہے، جہاں بلند کیا گیا علم ساتواں نرسنگا پھونکتا ہے، جو تیسری مصیبت ہے، یعنی اسلام۔

یسعیاہ باب چالیس اگلے چھبیس ابواب کے نقطہ آغاز کی نشاندہی کرتا ہے۔ وہ نقطہ آغاز مکاشفہ کی کتاب کے باب گیارہ میں واقع ہے، جب وہ دو نبی جو لوگوں کو عذاب دیتے تھے دوبارہ زندہ کیے جاتے ہیں۔ معزی انہیں زندہ کرتا ہے اور کھڑا کر دیتا ہے، اور اس کے بعد وہ آسمان پر اٹھا لیے جاتے ہیں۔ یسعیاہ ایلپاہ کے پیغامبر کی شناخت بیابان میں پکارنے والی آواز کے طور پر کرتا ہے۔ پھر وہ پیغامبر پوچھتا ہے کہ اس کا پیغام کیا ہو، اور اسے نبوتی رمزیت میں بتایا جاتا ہے کہ اسلام کا پیغام نرسنگے کی تنبیہ ہے جس کی منادی ایک علم کے ذریعے کی جاتی ہے۔ تاہم آخری ایام میں اسلام کو نرسنگے کی تنبیہ کے طور پر پیش کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ماضی کے اسلام کی شناخت کی جائے۔ اسلام کی ابتدا، جیسا کہ ملرائٹس نے اسے سمجھا تھا اور جیسا کہ حبقوق کے دو مقدس چارٹوں پر تصویری انداز میں دکھایا گیا ہے، تیسری واٹے کے اسلام کی شناخت کے لیے بروئے کار لانی چاہیے۔

میں خداوند کے دن روح میں تھا اور اپنے پیچھے سے ایک بڑی آواز سنی جو نرسنگے کی مانند تھی۔ مکاشفہ 1:10

کتاب مکاشفہ میں یوحنا نے اپنے پیچھے نرسنگے کی آواز سنی، اور یوحنا اُن ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتا ہے جو ماضی سے آنے والی آواز سنتے ہیں۔ یوحنا کے پیچھے کی آواز، جو ماضی کے نرسنگے کی صدا کی نمائندگی کرتی ہے، پیش روؤں کی وہ فہم ہے کہ نرسنگے اتوار کی عبادت کے خلاف خدا کے فیصلے تھے۔ پہلے چار نرسنگے سنہ 321 میں قسطنطین کے منظور کردہ پہلے اتوار کے قانون کے جواب میں بت پرست روم پر نازل کیے گئے۔ پانچواں اور چھٹا نرسنگا، جو پہلی اور دوسری آفت ہیں، اُس وقت پاپائی روم کے خلاف خدا کے فیصلوں کی نمائندگی کرتے ہیں جب اُس نے بھی سنہ 538 میں کونسل اورلینس میں اتوار کا قانون منظور کیا۔ اسلام کی تیسری آفت اُس وقت آتی ہے جب ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کا قانون منظور کیا جاتا ہے۔ تب علم بلند کیا جاتا ہے اور اسلام کے ابتدائی کردار کی بنیاد پر اسلام کے نبوی کردار کی نشاندہی کرتا ہے۔

عَلَم کے ذریعے منادی کیا گیا پیغام صرف اسی وقت قائم کیا جا سکتا ہے جب اسے الفا اور اومیگا کے تناظر میں رکھا جائے۔ یسعیاہ کے باب چالیس میں اس تعارف کے بعد، خدا کو الفا اور اومیگا کے طور پر پیش کرنے والی سب سے مضبوط اور سب سے براہ راست بائبل پشکش کئی مسلسل ابواب میں بیان کی گئی ہے۔ یہ ابواب یسعیاہ کی طرف سے یسوع مسیح کے اس مکاشفہ کی نمائندگی ہیں جو "خدا نے" یسوع "کو دیا، تاکہ اپنے خادموں کو وہ باتیں دکھائے جو جلد ہونے والی ہیں؛ اور اس نے اسے اپنے فرشتے کے وسیلے سے اپنے خادم یوحنا کے پاس بھیجا اور علامتوں کے ساتھ ظاہر کیا"، جس نے اسے "ایک کتاب میں لکھا، اور" اسے "سات کلیسیاؤں کو بھیج دیا"۔

ہم اگلے مضمون میں کتاب اشعیا کے مندرجہ ذیل ابواب پر غور کریں گے۔

مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کی باتیں سنتے ہیں، اور ان پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی ہوئی ہیں، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ 1:3